قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیر بغوی اردو

المعروف مَعالمُ التّنزِیل

از امام الکبیر ابو محمد حسین بن مسعود الفرأ بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد چہارم... سُورۃ مریم تا سُورۃُ العنکبوت

بشمول قرآنی فضائل وخواص

از ابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)

وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ

(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- ترجمہ از حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح وتفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن وترجمہ اپنی جگہ پر

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ مُلتان پاکستان

0322-6180738, 061-4519240

قرآن کریم کی مستند عربی تفسیر پہلی مرتبہ اُردو میں

تفسیرِ بغوی اُردو

المعروف مَعَالِمُ التَّنْزِیل

از امام الکبیر محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء بغوی شافعی رحمہ اللہ متوفی ۵۱۶ھ

جلد چہارم... سُورۃ مریم تا سُورۃُ العنکبوت

خصوصیات

- قرآنی متن ترجمہ اور تفسیر جلی حروف میں
- آسان ترجمہ از حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
- فقہی احکام اور مسائل کا التزام
- مفسرین کے متعدد اقوال ایک ہی جگہ پر
- عام تفسیر کے علاوہ قرآنی الفاظ کی علیحدہ تشریح و تفسیر
- قرآنی واقعات کی متعدد روایات یکجا
- صرفی نحوی لغوی تحقیق کے ساتھ مستند تحقیقی تفسیر
- تفسیر کے مطابق قرآنی متن و ترجمہ اپنی جگہ پر
- منتخب قرآنی آیات کے فضائل و خواص

بشمول قرآنی فضائل و خواص

از امام ابو محمد عبداللہ یافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۸ھ)
وحضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ
(تلمیذ رشید حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ)

تعارف تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
کے قلم سے

ترجمہ از
اشرفیہ مجلس علم و تحقیق

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240

تفسیر بغوی اردو

تاریخ اشاعت..........رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ
ناشر.....................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت.................. سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ...چوک فوارہ...ملتان

مکتبہ سید احمد شہید.......اردو بازار.....لاہور
دارالاشاعت.......اُردو بازار..........کراچی
مکتبہ علمیہ...............اکوڑہ خٹک......پشاور
مکتبہ رشیدیہ......سرکی روڈ......کوئٹہ
اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید......راولپنڈی
مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

③ "لاهية" وہ بھول جانے اور غافل رہنے والے ہیں۔ "قلوبهم" اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والی "لاهية" ماقبل اسم کے لیے صفت ہے اور موصوف صفت اعراب میں ایک ہی ہوتے ہیں اور جب موصوف اسم سے مقدم ہو جائے تو اس کی دو حالتیں ہیں، فصل والی اور وصل والی۔ فصل والی حالت میں نصب آئے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "خشعا ابصارهم"...... "ودانية عليهم ظلالها"...... "ولاهية قلوبهم" اور وصل کی صورت میں یہ ماقبل کے اعراب کی طرح ہوگا۔ "ربّنا اخرجنا من هذه القرية الظالم أهلها"...... "واسروا النجوى الذين ظلموا" اس سے مراد شرک ہے۔ "واسروا" یہ فعل ہے جو جمع سے مقدم ہے۔ کسائی کا قول ہے کہ یہاں تقدیم وتاخیر ہوئی ہے۔ اس سے مراد جنہوں نے ظلم کیا اور چھپ کر سرگوشی کی اور بعض نے کہا کہ یہ ابتداء (مبتداء) ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ چھپ چھپ کر سرگوشیاں کرتے تھے۔ پھر فرمایا جن لوگوں نے ظلم کیا اور بعض حضرات نے کہا کہ مرفوع ہے بدل ہونے کی وجہ سے۔ "اسروا" کی ضمیر سے بدل ہے۔ مبرد کا قول ہے کہ یہ اس قول کی طرح ہے کہ کوئی یوں کہے "ان الذين فى الدار انطلقوا بنو عبدالله" یہ بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور یہ "انطلقوا" کی ضمیر سے بدل ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی سرگوشی کو بیان کیا جو وہ آپس میں کر رہے تھے۔ "هل هذا الا بشرٌ مثلكم" وہ بشر کی رسالت کے منکر ہو گئے اور ملائکہ کی رسالت طلب کرنے لگے۔ "أفتاتون السحر" یعنی تم اس کو جادو مانتے ہو اور وہ یہ کہتے کہ اس کی دعوت کو قبول کرتے جاتے ہو۔ "وانتم تبصرون" حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ جادو ہے۔

④ "قال" ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ربّى يعلم القول فى السماء والارض" حمزہ، کسائی اور حفص نے یونہی پڑھا ہے "قال ربى" خبر ہونے کی وجہ سے۔ مبتداء لفظ (محمد) ہے۔ "يعلم القول فى السماء والارض" اس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ "وهو السميع" وہ تمہاری باتوں کو سننے والا "العليم" اور تمہارے افعال کا جاننے والا ہے۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ م بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ. فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤ مَآ
اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا. اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ
اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ
وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ⑨ لَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ⑩

(ترجمہ) (بلکہ یوں) بھی کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ انہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس کو تراش لیا ہے بلکہ یہ تو ایک شاعر شخص ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی (بڑی) نشانی لاویں جیسا پہلے لوگ رسول بنائے گئے ان سے پہلے کوئی بستی والے جن کو ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائے سو کیا یہ لوگ ایمان لے آویں گے اور ہم نے آپ سے قبل صرف آدمیوں ہی کو پیغمبر بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو (اے منکرو) اگر تم کو (یہ بات)

معلوم نہ ہو تو اہل کتاب سے دریافت کر لو اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے جسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی فرشتہ نہ بنایا تھا) اور وہ حضرات ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے پھر ہم نے جو ان سے وعدہ کیا تھا اس کو سچا کیا یعنی ان کو اور جن جن کو (نجات دینا) منظور ہوا ہم نے نجات دی اور حد (اطاعت سے) گزرنے والوں کو ہلاک کیا ہم تمہارے پاس ایسی کتاب بھیج چکے ہیں کہ اس میں تمہاری نصیحت (کافی) موجود ہے کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے اور نہیں مانتے۔

تفسیر ⑤ "بل قالوا أضغاث احلام" وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ باطل اور پرانے قصے کہانیاں اور مخلوط وگڑ بڑ خوابوں کا مجموعہ ہے۔ "بل افتراه" اس کو اپنی طرف سے بنایا ہے۔ "بل هو شاعر" بعض مشرکین نے کتاب اللہ کو پراگندہ خواب کہا، کچھ لوگوں نے من گھڑت دروغ بندی قرار دیا اور بعض نے قرآن کو شعر کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر "فليأتنا" لے آئیں محمد "باية" اگر وہ سچے ہیں۔ "كما أرسل الاوّلون" رسول کو اور ان کے ساتھ معجزوں کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

⑥ "ما آمنت قبلهم" اس سے پہلے مشرکین مکہ بھی ایمان نہیں لائے۔ "من قرية" بستی والوں کے پاس نشانیاں نہیں آئیں۔ "أهلكناها" تو انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کو ہلاک کیا جھٹلانے کی وجہ سے۔ "افهم يؤمنون" یہ استفہام انکاری ہے یعنی مکہ کے مشرک تو گزشتہ کافروں سے کفر میں سخت ہیں۔ جب گزشتہ کافر ایمان نہیں لائے تو یہ لوگ یقیناً ایمان نہیں لائیں گے۔

⑦ "وما ارسلنا قبلك الا رجالاً نوحي اليهم" یہ اس قول کا جواب ہے۔ "هل هذا الا بشر مثلكم" کہ ہم نے پہلے بھی انبیاء فرشتوں میں سے نہیں بھیجے بلکہ ان اقوام کی طرف بھی تم میں سے تمہاری طرح بشر کو نبی بنا کر بھیجتے رہے۔ "فاسئلوا اهل الذكر" پس تم سوال کرو توریت والوں سے اور انجیل والوں سے ان سے پوچھنے کا حکم دینے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ مشرکین مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اہل کتاب پر اعتماد تھا، ان سے مشورہ لیا کرتے تھے یا اس وجہ سے کہ اہل کتاب رسولوں کے منکر نہیں تھے کہ وہ بشر ہی ہوتے ہیں۔ بشر ہونے سے انکار نہ کرتے۔ اگرچہ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے۔ مشرکین کو حکم دیا کہ وہ ان سے پوچھیں تاکہ ان کو اس بات کی تصدیق ہو جائے، ان لوگوں سے بھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے، ان سے زیادہ قریب ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ابن زید کا بیان ہے کہ ذکر سے مراد قرآن ہے کہ مؤمنین سے سوال کریں جو اہل قرآن میں سے ہیں۔ "ان كنتم لاتعلمون"

⑧ "وما جعلناهم" اس سے مراد رسول ہیں۔ "جسداً" اجساد نہیں کہا کیونکہ یہ اسم جنس ہے۔ "لا يأكلون الطعام" یہ اس قول کی تردید ہے۔ "ما لهذا الرسول يأكل الطعام" کافر یہ کہتے تھے کہ یہ رسول کھانا کھاتا ہے، ان کی اس آیت میں تردید ہے۔ "وما كانوا خالدين" اور نہ ہی وہ دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

⑨ "ثم صدقناهم الوعد" پھر ہم نے جو ان کے ساتھ کفار کے ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا سچ کر دکھایا۔ "فانجيناهم ومن نشاء" اور ہم نے ان مؤمنین کو نجات دی جنہوں نے تصدیق کی اور ایمان لائے۔ ان کو اپنے عذاب اور کفار کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ فرمایا۔ "واهلكنا المسرفين" مشرکین مکذبین کو جھٹلا دیا اور ہر مشرک اپنے آپ پر زیادتی کرنے والا ہے۔